قرآن کریم میں بیان کئے گئے چند ایسے اعمال جو بندوں کی سعادت مندی کا ذریعہ ہیں

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَسَّرَ لَنَا السَّعَادَةَ وَأَسْبَابَهَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى:(قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ)(١).

برادرانِ اسلام ! میرے دینی دار بھائیو! بلا شبہ قرآن کریم، کتاب ہدایت اور سراپا سعادت وبرکت ہے تلاوت قرآن سے، دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے نیز اسکے معانی میں غور وفکر اور اسکے احکام پر عمل سے اللہ کی رضا اور تقوی کی دولت نصیب ہوتی ہے یقیناً قرآن کریم، دونوں جہان کی کامیابی اور بندوں کی سعادت مندی کا ذریعہ ہے: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے محبوب سے ارشاد فرمایا(طَهَ* مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى)(٢). طٰہٰ*ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف

---

(١) الزمر: ١٠.
(٢) طه: ١، ٢.

اٹھائیں، یعنی ہم نے اس قرآن کو تو اس لئے نازل کیا ہے تاکہ آپ اور آپ کی اتباع کرنے والے اس سے سعادت مندی حاصل کریں پس قرآن کریم کامیابی اور نیک بختی کے سب سے عظیم اسباب میں ہے یہ ہر قسم کی کامیابی حاصل کرنے کا راستہ ہے[١]. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو بندہ قرآن کریم کی کما حقہٗ تلاوت کرتا ہے اور اس کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی ہدایت، اس کی کامیابی اور اس کی نیک بختی کا ضامن بن جاتا ہے[٢] چنانچہ رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان عالیشان ہے: (فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى)[٣]. تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ شقی و بدبخت ہوگا، پس ایسا بندہ سعادت و برکت کی زندگی گذارتا ہے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے بلا شبہ تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے باری تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان ہے: (أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ)[٤]. خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذِکر سے دلوں کو اطمئنان حاصل ہوجاتا ہے

---

(١) تفسير القرطبي: (١١/١٦٨).
(٢) تفسير الطبري: (١٦/١٩١).
(٣) طه: ١٢٣.
(٤) الرعد: ٢٨.

قرآن کے ذریعے سعادت مندی حاصل کرنے والو! قرآن کریم ، جہاں خود سعادت مندی کا ذریعہ ہے وہیں اس نے کچھ ایسے اعمال بیان کئے ہیں جن سے لوگوں کو نیک بختی اور کامیابی ملتی ہے، چنانچہ اس نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک، سعادت مندی کا اہم سبب ہے جیسا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے: ﴿وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا﴾[1]. اور اللہ نے مجھے میری والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا، ایک عالم فرماتے ہیں کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو تم ہمیشہ خوش و خرم اور نیک بخت ہی پاؤ گے[2] وہ جہاں کہیں بھی جاتا ہے اسکو اللہ کی تائید و توفیق حاصل رہتی ہے اور جہاں بھی رہتا ہے خیر و برکت اسکے ساتھ ہوتی ہے اور وہ دنیا و آخرت میں اللہ جل جلالہ کی رضا مندی سے سرفراز ہوتا ہے نبی رحمةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «رِضَا اللَّهِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ»[3]. اللہ کی رضا، والدین کی خوشی اور رضامندی میں ہے. یااللہ! ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنادے اور ہم کو سعادت مندی اور کامیابی والے اعمال کی توفیق عطا فرمادے ٭٭٭

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) مريم: ٣٢.
(٢) تفسير الطبري: (٢١/٧)، وتفسير الرازي: (٥٣٦/٢١).
(٣) البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٣٠).

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے مطابق دعا بھی نیک بختی کے اہم اسباب میں شامل ہے پس جو بندہ ہمیشہ اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور دعا کا اہتمام کرتا ہے تو اس کو سعادت اور نیک بختی نصیب ہوتی ہے باری تعالی نے سیدنا زکریا علیہ السلام کی حکایت میں ارشاد فرمایا :(وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا)[1]. اور اے میرے رب (اس سے پہلے کبھی میں) آپ سے مانگ کر ناکام نہیں رہا ہوں ،یعنی اے میرے رب آپ سے مانگنے اور سوال کرنے میں مجھے کامیابی اور سعادت مندی حاصل ہوتی ہے کیونکہ میں نے جب بھی تجھ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کیا ہے تو تو نے میری دعا قبول فرمالی ہے اور تو نے مجھے کبھی ناکام و نامراد نہیں کیا ہے[2] اور اب تک میں نے تیری طرف سے بس دعا کی قبولیت ہی کی دیکھی ہے[3]. پس ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم سعادت مندی اور نیک بختی کے مذکورہ اسباب پر عمل کریں،قرآن کریم کی تلاوت کریں ،اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں صلہ رحمی

---

(١) مريم: ٤.
(٢) تفسير الطبري: (١٥/٤٥٥).
(٣) تفسير ابن كثير :(٥/ ١٨٨).

کا اہتمام کریں اور باری تعالیٰ کی بارگاہ میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کریں یقیناً ایک مسلمان کے لئے بڑی خوش نصیبی اور نیک بختی کی بات ہے کہ وہ رب کریم کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلائے، عاجزی اور تضرع کے ساتھ اس سے دعا کرے اور اپنی حاجتوں کا سوال کرے آخر میں بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہیکہ اِلٰہَ ا لعٰلَمِیْن: ہم سب کو دین ودنیا کی کامیابي عطا فرمادے ہم کو سعادت وعافیت سے مالامال فرمادے اور کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت فرمادے ***

فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَتَقَدُّمَهَا وَرِفْعَتَهَا، وَرَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِنَا بِفَضْلِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

من مسؤولية الخطيب:

- أن لا تتجاوز مدة الأذان الثاني دقيقة واحدة.
- أن لا تتجاوز الخطبة والصلاة عشر دقائق.
- التأكد من عمل السماعات في الباحات الخارجية للمسجد خاصة في الركوع والسجود.
- التنبيه على المصلين بالالتزام بالتباعد ولبس الكمامات.